ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 02. April-June 2026.Page# 284-298
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

# Derivation of Economic Principles from the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ and a Critical Analysis of the Current Global Financial Crisis

# سیرتِ محمدی ﷺ سے استنباطِ اصولِ معیشت اور موجودہ عالمی مالیاتی بحران کا تنقیدی جائزہ

**Dr.Qazi Abdul Manan**
Chairperson & Assistant Professor, Department of Islamic Studies, KUST
dr.manan@kust.edu.pk
**Dr. Zeeshan**
Lecturer, Department of Islamic Studies, KUST
dr.zeeshan2021@kust.edu.pk

**Abstract**
*This research critically assesses the economic lessons from the Seerah of Prophet Muhammad ﷺ and their application as an alternative to the current global economic crisis of 2025-2026. The study demonstrates the pitfalls of the capitalist interest-based economy with rampant debt, speculative markets, income inequality, ethical degradation, and periodic financial bubbles, which have resulted in inflation, joblessness, poverty, and economic instability. By contrast, the Prophetic economic system prioritises justice, risk-management, ethics, moderation and real economic growth. The research draws on the Meccan and Medinan phases of the Seerah to identify key principles such as the prohibition of usury (riba), prohibition of hoarding (ihtikar), encouragement of profit-loss sharing (mudarabah and musharakah), zakat-based wealth redistribution, fair trade practices, and state regulation of markets. The principles are juxtaposed with modern economic aberrations such as interest-based debt cycles, scarcity, consumerism and moral decay. The study also examines the implementation of these principles in contemporary Islamic finance, takaful, zakat-based social welfare and ethical finance. The study shows Islamic finance has excelled during the 2025-2026 crisis, far better than conventional finance due to its asset-based and risk-sharing structures. The research concludes that the Seerah provides a holistic, ethical and sustainable economic model that can resolve current issues such as inequality, financial crises and environmental sustainability. It recommends embracing Prophetic principles to create a just global economic system in the interests of humanity and sustainability.*
**Keywords:** *Seerah of Prophet Muhammad ﷺ, Islamic Economics, Global Financial Crisis 2025-2026, Interest-free Banking, Zakat and Wealth Circulation, Ethical Finance, Profit-Loss Sharing, Sustainable Economy*

## 1۔ مقدمہ

### 1.1 موضوع کا تعارف

سیرتِ نبوی ﷺ انسانی حیات کے ہر پہلو کی ہمہ گیر رہنمائی پیش کرتی ہے، جس میں معاشی معاملات کی اصلاح اور استحکام کا ایک انقلابی پہلو نمایاں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے مدینہ میں بے ایمانی، احتکار اور استحصال پر مبنی نظام کو ختم کر کے انصاف، صداقت اور سماجی بہبود پر مبنی معاشی اصول قائم کیے جو نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی بلکہ اقتصادی ترقی کی بنیاد بھی بنے(Ahmad, 2024)۔ یہ ہمہ گیر حیثیت سیرتِ محمدی ﷺ کو صرف مذہبی رہنمائی نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے پیچیدہ معاشی چیلنجز کا جامع حل پیش کرتی ہے، جہاں اخلاقیات کو معاشی سرگرمیوں کا لازمی جزو قرار دیا گیا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے معاشی اصولوں کا استنباط اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اسلام سود، قیاس آرائی اور عدم مساوات سے پاک نظام کی بنیاد پر معیشت کو چلانا چاہتا ہے۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ، بے سود قرضہ (قرض حسنہ) اور منصفانہ تجارت کے ذریعے معاشی عدل قائم کیا، جو آج کے سرمایہ دارانہ نظام کے مقابلے میں پائیدار ترقی کا متبادل پیش کرتا ہے (Siddique, 2024)۔ یہ اصول نہ صرف غربت کے خاتمے بلکہ معاشی عدم استحکام سے بچاؤ کے لیے بھی عملی رہنمائی فراہم کرتے ہیں، جو جدید عالمی معیشت کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

جدید عالمی مالیاتی بحران کا پس منظر 2025 کے امریکی ٹیرف پالیسیوں سے شروع ہونے والے اسٹاک مارکیٹ کریش اور 2026 کے جغرافیائی سیاسی تناؤ، خاص طور پر مشرق وسطیٰ میں ایران تنازع سے جڑا ہے، جس نے تیل کی قیمتیں بڑھا کر عالمی شرح نمو کو 2.5 فیصد تک گرا دیا ہے (International Monetary Fund, 2026)۔ یہ بحران سود پر مبنی قرضوں، مالیاتی قیاس آرائی اور عالمی تجارت کی عدم توازن کی وجہ سے پیدا ہوا، جس نے ترقی پذیر ممالک میں قرضوں کا بوجھ، مہنگائی اور کساد بازاری کا خطرہ بڑھا دیا ہے۔

اسلامی معاشی فکر کی عصری اہمیت اس بحران میں مزید نمایاں ہوتی ہے، کیونکہ یہ اخلاقیات، رسک شیئرنگ اور حقیقی معیشت پر زور دے کر مالیاتی استحکام فراہم کرتی ہے۔ اسلامی بینکاری نے 2008 کے بحران اور حالیہ عالمی سست روی کے دوران بھی اپنی لچک ثابت کی ہے (Farah, 2025)۔ اس لیے سیرتِ محمدی ﷺ سے استنباطِ اصول معیشت نہ صرف موجودہ بحران کا تنقیدی جائزہ لینے کا ذریعہ ہے بلکہ پائیدار اور منصفانہ عالمی معیشت کی تعمیر کا عملی راستہ بھی فراہم کرتا ہے۔

### 1.2 مسئلہ تحقیق

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں معاشی اصولوں کے استنباط اور موجودہ عالمی مالیاتی بحران کے تنقیدی جائزے کے ضمن میں مسئلہ تحقیق یہ ہے کہ سرمایہ دارانہ نظام آج عالمی معیشت کی بنیادی ناکامیوں کا شکار نظر آتا ہے۔ یہ نظام نہ صرف بار بار مالیاتی بحران پیدا کرتا ہے بلکہ دولت کی شدید عدم مساوات کو بھی فروغ دیتا ہے۔ World Inequality Report 2026 کے مطابق، دنیا کی صرف 0.001 فیصد آبادی (کم از کم 60 ہزار افراد) کے پاس غریب ترین آدھی آبادی سے تین گنا زیادہ دولت مرتکز ہے، جبکہ سرمایہ داری کی کارکردگی کے باوجود معاشی عدم استحکام، ماحولیاتی تباہی اور سماجی انتشار میں اضافہ ہو رہا ہے (World Inequality Lab, 2026)۔ حالیہ 2026 کے بحرانوں نے اس نظام کی اخلاقی اور عملی ناکامی کو مزید عیاں کر دیا ہے، جہاں منافع کی ہوس نے حقیقی معیشت کو نظر انداز کر کے قیاس آرائی پر مبنی مالیاتی ڈھانچے کو طاقتور بنایا (Thomas, 2026)۔

سودی معیشت سرمایہ دارانہ نظام کی سب سے بڑی کمزوری ہے جو مسلسل قرضوں کے انبار، معاشی عدم استحکام اور غربت کے پھیلاؤ کا باعث بنتی ہے۔ سود پر مبنی منی کریشن کا ریاضیاتی نقص اس بات کا باعث ہے کہ نظام میں سود کی ادائیگی کے لیے کافی رقم پیدا نہیں ہوتی، جس کے نتیجے میں مستقل قرضوں کا دائرہ بڑھتا جاتا ہے (Challoumis, 2025)۔ نتیجتاً، دولت کی تقسیم میں شدید عدم توازن پیدا ہوتا ہے جس سے معاشرتی ہم آہنگی متاثر ہوتی ہے اور کساد بازاری کے چکر پیدا ہوتے ہیں۔ عالمی سطح پر غریب ممالک سودی قرضوں کے جال میں پھنس کر معاشی خود مختاری کھو رہے ہیں، جبکہ ترقی یافتہ ممالک بھی مالیاتی بلبلوں اور اثاثہ جات کی مہنگائی کا شکار ہیں۔

موجودہ عالمی مالیاتی بحران میں سرمایہ دارانہ اور سودی نظام کی ناکامیاں بالکل واضح ہیں۔ 2025-2026 کے جغرافیائی سیاسی تناؤ، تیل کی قیمتوں میں اضافہ اور اسٹاک مارکیٹ کی اتھل پتھل نے ظاہر کیا کہ یہ نظام بیرونی دباؤ برداشت کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ جہاں روایتی بینکاری شدید نقصان اٹھا رہی ہے، وہیں اسلامی مالیاتی اداروں نے اپنی لچک اور استحکام ثابت کیا ہے۔ یہ صورتحال نہ صرف موجودہ نظام کی ناکامی بلکہ متبادل معاشی سوچ کی فوری ضرورت کو اجاگر کرتی ہے، کیونکہ سود، احتکار اور استحصال پر مبنی ڈھانچہ پائیدار ترقی کی بجائے عدم مساوات کو مستقل بناتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں متبادل معاشی نظام کی اشد ضرورت ہے۔ حضور ﷺ نے مدینہ میں سود، احتکار اور استحصال کو ختم کر کے زکوٰۃ، قرض حسنہ، منصفانہ تجارت اور رسک شیئرنگ پر مبنی معیشت قائم کی جو آج بھی عدم مساوات اور عدم استحکام کا مؤثر علاج پیش کر سکتی ہے۔ اسلامی معیشت کی حالیہ ترقی اور بحرانوں میں اس کی ثابت قدمی اس بات کا ثبوت ہے کہ نبوی اصولوں پر مبنی نظام نہ صرف اخلاقی بلکہ عملی طور پر بھی زیادہ پائیدار اور منصفانہ ہے (Wiranatakusuma et al., 2025)۔ اس لیے عصرِ حاضر کے بحرانوں کا حل سیرتِ محمدی ﷺ سے استنباط کردہ اصولوں میں مضمر ہے، جو حقیقی معیشت، عدل اور سماجی بہبود پر مبنی ایک انقلابی متبادل فراہم کرتا ہے۔

### 1.3 مقاصدِ تحقیق

اس تحقیق کا بنیادی مقصد سیرتِ نبوی ﷺ سے معاشی اصولوں کا استنباط کرنا ہے تاکہ عصرِ حاضر کے معاشی چیلنجز کا حل پیش کیا جا سکے۔ اس کے تحت حضور ﷺ کی تعلیمات سے سود سے پاک، انصاف پر مبنی، رسک شیئرنگ اور حقیقی معیشت پر قائم اصول اخذ کیے جائیں گے۔ دوم، موجودہ عالمی مالیاتی بحران (2025-2026) کے اسباب

جیسے سودی قرضوں کا انبار، قیاس آرائی، عدم مساوات اور جغرافیائی سیاسی عوامل کا تنقیدی تجزیہ کیا جائے گا۔ سوم، اسلامی معاشی اصولوں کی تطبیقی افادیت کو واضح کرتے ہوئے یہ بتایا جائے گا کہ نبوی معاشی نظام کیسے سرمایہ دارانہ ناکامیوں کا متبادل بن سکتا ہے اور پائیدار، منصفانہ اور مستحکم معیشت کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

## 2۔ سیرتِ محمدی ﷺ کا معاشی تصور

### 2.1 مکی دور میں معاشی تربیت

مکی دورِ نبوت ﷺ معاشی تربیت کا وہ بنیادی مرحلہ تھا جس نے دیانت داری، امانت داری اور تجارت کو اخلاقی بنیادوں پر استوار کیا۔ حضور ﷺ کو "الصادق الامین" کے لقب سے نوازا گیا کیونکہ آپ ﷺ نے تجارت میں کسی قسم کی دھوکہ دہی، وزن میں کمی یا جھوٹ سے مکمل اجتناب فرمایا۔ قریش کے مشرک معاشرے میں جہاں نفع کی ہوس غالب تھی، آپ ﷺ نے تجارت کو امانت کا ذریعہ بنایا۔ یہ تربیت نہ صرف ذاتی سطح پر تھی بلکہ معاشی سرگرمیوں کو اخلاقی ضابطوں سے منسلک کر کے ایک نئی معاشی ثقافت کی بنیاد رکھی، جو آج بھی سرمایہ دارانہ دھوکہ دہی اور استحصال کے مقابلے میں متبادل پیش کرتی ہے (Khan, 2025)۔

رزقِ حلال کی تعلیم مکی دور کی سب سے نمایاں معاشی تربیت تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ حلال کما کر کھانا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے، حتیٰ کہ حرام رزق سے بچنے کو جہاد کا درجہ دیا۔ اس دور میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کو سکھایا کہ تجارت اس وقت مبارک ہے جب وہ اللہ کی رضا اور انسانی فلاح کے لیے ہو، نہ کہ محض نفع خوری کے لیے۔ یہ تعلیم آج کے عالمی معاشی بحران میں انتہائی اہم ہے جہاں قیاس آرائی اور سود نے حلال معیشت کو متاثر کیا ہے۔ اسلامی معیشت کے ماہرین کا کہنا ہے کہ نبوی اصولِ حلال رزق معاشی استحکام اور سماجی عدل کی ضمانت بن سکتے ہیں (Rahman & Ahmed, 2025)۔

مکی دور نے اخلاقی معیشت کی بنیاد رکھی جس میں معاشی سرگرمیاں عبادت کا درجہ رکھتی ہیں۔ حضور ﷺ نے تجارت کو اخلاقی اقدار سے جدا نہیں کیا بلکہ اسے تقویٰ اور احسان کا ذریعہ بنایا۔ اس دور کی تربیت نے صحابہ کو سکھایا کہ معیشت کا مقصد صرف دولت جمع کرنا نہیں بلکہ معاشرتی ہم آہنگی، غریبوں کی مدد اور اللہ کی امانت کی ادائیگی ہے۔ یہ اخلاقی بنیاد آج کے سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامیوں جس میں عدم مساوات عروج پر ہے، کا مؤثر جواب ہے، جہاں World Inequality Report 2026 کے مطابق دولت کی انتہائی مرتکز تقسیم انسانی معاشرے کو تباہ کر رہی ہے (World Inequality Lab, 2026)۔

مکی دور کی معاشی تربیت آج کے مسلمان کاروباریوں اور معاشی پالیسی سازوں کے لیے رہنمائی کا خزانہ ہے۔ یہ دور بتاتا ہے کہ معیشت کو اخلاقیات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ دیانت، امانت اور حلال رزق پر مبنی نظام نہ صرف انفرادی کامیابی بلکہ اجتماعی فلاح کا ضامن ہے۔ حالیہ عالمی رپورٹس ظاہر کرتی ہیں کہ اخلاقی اصولوں پر مبنی اسلامی مالیاتی ادارے بحرانوں میں زیادہ لچکدار ثابت ہوئے ہیں، جو نبوی ﷺ معاشی تربیت کی صداقت کو اجاگر کرتا ہے (Siddiqi, 2025)۔

### 2.2 مدنی دور میں معاشی تنظیم

مدنی دورِ نبوت ﷺ میں معاشی تنظیم کا سب سے اہم اقدام بازارِ مدینہ کا قیام تھا۔ حضور ﷺ نے یہ بازار قائم کر کے تجارت کو اخلاقی ضابطوں میں ڈھالا، جہاں دھوکہ دہی، ناپ تول میں کمی اور قیاس آرائی کی سخت ممانعت تھی۔ یہ بازار نہ صرف معاشی سرگرمیوں کا مرکز بنا بلکہ اسلامی معیشت کی شفافیت اور انصاف کی علامت بھی۔ یہاں قیمتوں کا تعین آزادانہ تھا مگر ریاستی نگرانی کے ذریعے استحصال روکا جاتا تھا۔ آج کے عالمی بحران میں جہاں کارٹلز اور مونوپولی غریبوں کا استحصال کر رہے ہیں، مدینہ کا بازار ایک متبادل ماڈل پیش کرتا ہے جو آزادی اور عدل کو ہم آہنگ کرتا ہے (Al-Mubarak, 2025)۔

مواخاتِ مدینہ نے وسائل کی تقسیم میں انقلابی تبدیلی لائی۔ مہاجرین اور انصار کے درمیان بھائی چارے نے معاشی عدم مساوات کو ختم کیا۔ انصار نے اپنی جائیداد، زمینیں اور کاروبار مہاجرین کے ساتھ بانٹے، جس سے ایک فلاحی معاشرہ وجود میں آیا۔ یہ نظام ذاتی ملکیت کو برقرار رکھتے ہوئے اجتماعی ذمہ داری کو فروغ دیتا تھا۔ حالیہ تحقیق بتاتی ہے کہ مواخات نے نہ صرف معاشی استحکام پیدا کیا بلکہ غربت کے خاتمے اور سماجی ہم آہنگی کی بنیاد رکھی، جو آج کی سرمایہ دارانہ عدم مساوات (World Inequality Report 2026 کے مطابق top 1٪ کے پاس نصف سے زائد دولت) کا مؤثر علاج ہے (Ayaz, 2023; Hassan, 2025)۔

بیت المال کا قیام مدنی دور کی معاشی تنظیم کا ستون تھا۔ حضور ﷺ نے ریاست کی نگرانی میں عوامی خزانہ قائم کیا جو زکوٰۃ، فیئ، غنائم اور دیگر شرعی آمدنیوں سے بھرتا تھا۔ یہ خزانہ غریبوں، یتیموں، مسافروں اور معاشی بحران زدگان کی مدد کے لیے استعمال ہوتا تھا۔ بیت المال نے ریاستی معیشت کو اخلاقی اور فلاحی بنیادوں پر منظم کیا، جہاں حکمران امانت دار تھے۔ جدید اسلامی معاشی مطالعات اسے پائیدار ترقی کا ماڈل قرار دیتے ہیں جو سود اور قرض پر مبنی نظام کے مقابلے میں زیادہ لچکدار اور منصفانہ ہے (Rahman, 2015; updated application in Khalid, 2025)۔

مدنی دور کی معاشی تنظیم آج کے مسلمان ممالک اور عالمی نظام کے لیے رہنمائی کا خزانہ ہے۔ بازار، مواخات اور بیت المال کے ذریعے قائم کردہ نظام نے ایک جامع معاشی ڈھانچہ تخلیق کیا جو حقیقی معیشت، عدل اور اجتماعی فلاح پر مبنی تھا۔ یہ تنظیم نہ صرف اس وقت کے قبائلی اور یہودی معاشی استحصال کا مقابلہ کرتی تھی بلکہ آج کے 2025-2026 کے

مالیاتی بحران میں بھی متبادل حل پیش کرتی ہے۔ نبوی ﷺ معاشی ماڈل اخلاقیات کو معاشی سرگرمیوں کا لازمی حصہ بنا کر پائیدار ترقی کی ضمانت دیتا ہے (Islamic Finance Guru, 2025)۔

### 2.3 معاشی عدل و توازن

سیرتِ نبوی ﷺ میں معاشی عدل و توازن کا ایک بنیادی اصول احتکار کی ممانعت ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص احتکار کرتا ہے وہ گناہگار ہے" (صحیح مسلم)۔ مدینہ کے بازار میں آپ ﷺ نے غلہ، تیل اور دیگر ضروری اشیاء کے ذخیرہ اندوزی کی سخت مذمت فرمائی، کیونکہ یہ مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتیں بڑھاتا اور غریبوں کا استحصال کرتا ہے۔ آج کے عالمی بحران (2025–2026) میں جہاں سپلائی چین کی ہیرا پھیری اور ذخیرہ اندوزی نے مہنگائی کو عروج دیا، نبوی اصول احتکار کی روک تھام معاشی توازن اور سماجی عدل کی ضمانت بن سکتا ہے۔ یہ تعلیم بتاتی ہے کہ معیشت میں منافع کی ہوس عوامی فلاح سے بالاتر نہیں ہو سکتی (Mahfuzah, 2025)۔

ناپ تول میں انصاف نبوی معاشی عدل کا دوسرا اہم ستون ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "وزن کو انصاف کے ساتھ قائم کرو اور ناپ تول میں کمی نہ کرو"۔ حضور ﷺ نے مدینہ میں ناپ تول کے دھوکے کو روکنے کے لیے مقرر ممیزین تعینات کیے اور فرمایا کہ وزن میں کمی کرنے والا قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دہ ہوگا۔ یہ اصول نہ صرف انفرادی تجارت بلکہ ریاستی نگرانی کی اہمیت اجاگر کرتا ہے۔ جدید معیشت میں جہاں مصنوعی مصنوعات اور وزن کی دھاندلی عام ہے، نبوی تعلیم معاشی شفافیت اور صارفین کے حقوق کی حفاظت کا عملی نمونہ پیش کرتی ہے، جو اعتماد پر مبنی معاشی نظام کی بنیاد رکھتی ہے (Quranic principles on fair measure, 2025)۔

دولت کی گردش کا اصول سیرتِ طیبہ کا وہ انقلابی مفہوم ہے جو معاشی توازن کو برقرار رکھتا ہے۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ، صدقات اور وراثت کے قوانین کے ذریعے دولت کو صرف امیروں کے درمیان گردش کرنے سے روکا اور فرمایا کہ "دولت تمہارے درمیان صرف مالداروں کے ہاتھوں میں نہ گھومے" (سورۃ الحشر: 7)۔ یہ اصول سرمایہ داری کی دولت کی مرتکز تقسیم کا براہ راست متبادل ہے۔ World Inequality Report 2026 کے مطابق جب top 0.001٪ کے پاس غریب آدھی آبادی سے تین گنا زیادہ دولت ہے، تو نبوی گردشِ دولت کا اصول عدم مساوات کو کم کرنے اور معاشی متحرکی پیدا کرنے کا بہترین حل پیش کرتا ہے (World Inequality Lab, 2026)۔

نبوی معاشی عدل و توازن کا مجموعی نظام آج کے عالمی مالیاتی بحران میں ایک جامع متبادل ہے۔ احتکار کی ممانعت، ناپ تول کا انصاف اور دولت کی گردش نے مدینہ کی معیشت کو استحکام بخشا، جہاں غربت کم ہوئی اور سماجی ہم آہنگی قائم رہی۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ معیشت اخلاقیات، انصاف اور اجتماعی ذمہ داری پر قائم ہونی چاہیے، نہ کہ محض نفع کی ہوس پر۔ حالیہ اسلامی معاشی مطالعات ثابت کرتے ہیں کہ نبوی اصولوں پر عمل کرنے والے معاشرے بحرانوں میں زیادہ لچکدار اور پائیدار ثابت ہوتے ہیں، جو عصرِ حاضر کے لیے رہنمائی کا خزانہ ہیں (Fakhrurrozi, 2024; updated 2025)۔

## 3۔ سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولِ معیشت

### 3.1 اصولِ عدل و مساوات

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولِ عدل و مساوات معاشی زندگی کا مرکزی ستون ہے۔ حضور ﷺ نے دولت کی منصفانہ تقسیم کو اللہ کی امانت قرار دیا اور زکوٰۃ، صدقات اور وراثت کے نظام کے ذریعے دولت کو صرف چند ہاتھوں میں مرتکز ہونے سے روکا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "دولت تمہارے درمیان صرف مالداروں کے ہاتھوں میں نہ گھومے" (سورۃ الحشر: 7)۔ یہ اصول سرمایہ دارانہ نظام کی شدید عدم مساوات کا براہ راست متبادل ہے، جہاں World Inequality Report 2026 کے مطابق عالمی top 0.001٪ (تقریباً 56,000 افراد) کے پاس غریب ترین آدھی آبادی سے تین گنا زیادہ دولت مرتکز ہے۔ نبوی معاشی عدل دولت کو گردش میں رکھ کر معاشرتی ہم آہنگی اور معاشی متحرکی کو یقینی بناتا ہے۔

طبقاتی تفاوت کا خاتمہ نبوی معاشی فکر کا ایک انقلابی پہلو ہے۔ مدینہ میں مواخات، زکوٰۃ اور بیت المال کے ذریعے غریب و امیر، مہاجر و انصار کے درمیان معاشی خلیج ختم کی گئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سب لوگ اللہ کے سامنے برابر ہیں، نہ کوئی عربی کو عجمی پر فضیلت ہے اور نہ مالدار کو غریب پر۔ یہ تعلیم طبقاتی استحصال اور جاگیردارانہ نظام کو چیلنج کرتی ہے۔ آج کے عالمی بحران میں جہاں top 10٪ عالمی دولت کا 75٪ حصہ رکھتے ہیں، نبوی اصول طبقاتی تفاوت کو کم کر کے ایک متوازن معاشرہ تخلیق کرتے ہیں جو سماجی انصاف اور اقتصادی استحکام کی بنیاد رکھتا ہے (Afifah, 2025)۔

معاشی مواقع میں مساوات سیرتِ طیبہ کا وہ اصول ہے جو ہر فرد کو حلال رزق کے برابر مواقع فراہم کرتا ہے۔ حضور ﷺ نے تجارت، زراعت اور دیگر معاشی سرگرمیوں میں کسی قسم کی اجارہ داری یا امتیازی سلوک کی اجازت نہیں دی۔ آپ ﷺ نے بازار مدینہ میں سب کے لیے یکساں قوانین نافذ کیے، جس سے غریب بھی معاشی ترقی کر سکتا تھا۔ یہ اصول آج کے سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامی جہاں دولت اور مواقع چند خاندانوں تک محدود ہیں—کا مؤثر علاج ہے۔ اسلامی معاشی عدل معاشی مواقع کو انسانی صلاحیتوں پر مبنی بناتا ہے، نہ کہ وراثتی یا استحصالی بنیادوں پر (Chancel et al., 2025)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصولِ عدل و مساوات عصرِ حاضر کے عالمی مالیاتی بحران کا سب سے مؤثر متبادل پیش کرتے ہیں۔ دولت کی منصفانہ تقسیم، طبقاتی تفاوت کا خاتمہ اور معاشی مواقع کی مساوات نے مدینہ کی معیشت کو ایک مثالی فلاحی معاشرہ بنایا، جہاں غربت کم ہوئی اور معاشرتی عدل قائم رہا۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ معیشت کا مقصد محض دولت کی پیداوار نہیں بلکہ انسانی فلاح، عدل اور توازن ہے۔ حالیہ مطالعات ثابت کرتے ہیں کہ نبوی معاشی ماڈل عدم مساوات کو کم کرنے اور پائیدار ترقی کے لیے زیادہ کارآمد ہے، جو آج کے مسلمان معاشروں اور عالمی نظام کے لیے رہنمائی کا خزانہ ہے (Ahmad, 2024; updated applications in 2026)۔

## 3.2 اصولِ امانت و شفافیت

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولِ امانت و شفافیت معاشی نظام کا اخلاقی backbone ہے۔ حضور ﷺ کو "الصادق الامین" کا لقب مکی دور میں ہی مل گیا تھا، جب آپ ﷺ نے تجارت میں کوئی دھوکہ، وزن میں کمی یا جھوٹی قسم سے مکمل اجتناب فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تاجر صادق و امین قیامت کے دن شہداء کے ساتھ اٹھے گا" (ابن ماجہ)۔ یہ تجارتی دیانت داری نہ صرف انفرادی اخلاق بلکہ معاشی اعتماد کی بنیاد تھی۔ آج کے عالمی مالیاتی بحران (2025-2026) میں جہاں corporate frauds ، accounting scandals اور مصنوعی مصنوعات کی دھاندلی عام ہے، نبوی اصولِ امانت معاشی سرگرمیوں کو اخلاقی پابند بناتا ہے اور طویل مدتی استحکام کی ضمانت دیتا ہے (Siddiqui, 2025)۔

معاہدات کی پابندی نبوی معاشی شفافیت کا دوسرا اہم اصول ہے۔ حضور ﷺ نے تمام معاہدوں، خواہ زبانی ہوں یا تحریری، کی مکمل پابندی کا حکم دیا اور فرمایا: "المسلمون عند شروطهم" (مسلمان اپنے معاہدوں پر قائم رہتے ہیں)۔ فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے حتیٰ مشرکین کے ساتھ معاہدات کی پاسداری کی۔ یہ اصول آج کے derivative contracts، subprime loans اور sovereign debt defaults کے دور میں انتہائی اہم ہے جہاں معاہدوں کی خلاف ورزی نے عالمی بحران پیدا کیا۔ نبوی تعلیم معاشی معاملات کو قانونی اور اخلاقی دونوں سطح پر پابند بناتی ہے، جس سے اعتماد کی معیشت وجود میں آتی ہے (Al-Sayed, 2026)۔

مالی معاملات میں شفاف نظام سیرتِ طیبہ کا وہ تحولی اصول ہے جس نے بیت المال، زکوٰۃ کی تقسیم اور ریاست کی مالی نگرانی کو مکمل شفاف بنایا۔ حضور ﷺ خود بیت المال کے حسابات عوام کے سامنے پیش کرتے تھے اور کسی قسم کی رازداری یا کرپشن کی اجازت نہیں دی۔ یہ شفافیت احتساب، جواب دہی اور عوامی اعتماد پر مبنی تھی۔ جدید اسلامی فنانس کی رپورٹس بتاتی ہیں کہ شفافیت اور اخلاقی اصولوں والے اسلامی بینک 2008 اور 2025-26 کے بحرانوں میں روایتی بینکوں سے زیادہ محفوظ رہے (IMF, 2026)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصولِ امانت و شفافیت سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی کمزوری — جس میں رازداری، مفاد پرستی اور دھوکہ دہی شامل ہے کا براہ راست علاج پیش کرتے ہیں۔ تجارتی دیانت داری، معاہدات کی پاسداری اور مالی شفافیت نے مدینہ کی معیشت کو ایک اعتماد پر مبنی، مستحکم اور اخلاقی نظام بنایا۔ یہ اصول آج کے عالمی بحران میں نہ صرف معاشی استحکام بلکہ سماجی انصاف بھی قائم کرسکتے ہیں۔ حالیہ مطالعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ نبوی معاشی ماڈل اعتماد کی کمی اور کرپشن والے موجودہ نظام کا سب سے پائیدار متبادل ہے (Khan & Rehman, 2025)۔

## 3.3 اصولِ تکافل و تعاون

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولِ تکافل و تعاون کا سب سے عملی مظہر زکوٰۃ و صدقات کا نظام ہے۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ کو فرض قرار دے کر معاشی عدم مساوات کا مستقل علاج فراہم کیا۔ مدینہ میں زکوٰۃ کی وصولی اور تقسیم بیت المال کے ذریعے منظم کی گئی، جو غریبوں، یتیموں، مسافروں اور قرض داروں تک پہنچتی تھی۔ یہ نظام نہ صرف دولت کی گردش بلکہ سماجی ہم آہنگی کا ذریعہ بھی تھا۔ 2025 میں اسلامی ریلیف کی رپورٹ کے مطابق زکوٰۃ نے غریب ممالک میں لاکھوں افراد کو خوراک، صحت اور پانی کی سہولیات فراہم کیں، جبکہ حالیہ مطالعات ظاہر کرتے ہیں کہ زکوٰۃ معاشی نشوونما اور سبز معیشت کو فروغ دے کر پائیدار ترقی میں کردار ادا کرسکتی ہے (Bianda, 2025; Islamic Relief, 2026)۔

غرباء و مساکین کی کفالت نبوی معاشی تکافل کا بنیادی اصول ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "وہ شخص مومن نہیں جو پیٹ بھر کر سو جائے جبکہ اس کا پڑوسی بھوکا ہو"۔ آپ ﷺ نے زکوٰۃ، صدقات اور مواخات کے ذریعے غریبوں کی کفالت کو ریاست کی ذمہ داری بنایا۔ یہ کفالت محض عارضی امداد نہیں بلکہ معاشی خودمختاری کی طرف منتقلی تھی۔ آج کے عالمی بحران میں جہاں World Bank کے 2026 کے اعداد و شمار کے مطابق 847 ملین افراد انتہائی غربت میں زندگی گزار رہے ہیں، نبوی کفالت کا ماڈل ایک مؤثر سماجی حفاظتی جال پیش کرتا ہے جو غربت کے خاتمے اور انسانی وقار کی بحالی کا ضامن ہے (World Bank, 2026)۔

سماجی تحفظ کا تصور سیرتِ طیبہ میں تکافل (mutual guarantee) کی شکل میں موجود ہے۔ حضور ﷺ نے صحابہ کے درمیان باہمی تعاون، قرض حسنہ اور مشترکہ ذمہ داری کو فروغ دیا، جو جدید تکافل انشورنس کی بنیاد بنا۔ یہ نظام سود پر مبنی انشورنس کے مقابلے میں رسک شیئرنگ اور اخلاقی اصولوں پر قائم ہے۔ حالیہ تحقیق بتاتی ہے کہ زکوٰۃ اور تکافل کا انضمام مالی شمولیت بڑھا کر سماجی انصاف کو تقویت دیتا ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں (Azizah, 2025)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصولِ تکافل و تعاون عصرِ حاضر کے عالمی مالیاتی بحران میں ایک جامع متبادل پیش کرتے ہیں۔ زکوٰۃ و صدقات کا نظام، غرباء کی کفالت اور سماجی تحفظ کا تصور نے مدینہ کی معیشت کو ایک فلاحی ریاست بنایا جہاں غربت کم ہوئی اور معاشرتی استحکام قائم رہا۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ معیشت کا مقصد محض نفع نہیں بلکہ باہمی تعاون، سماجی ذمہ داری اور انسانی فلاح ہے۔ حالیہ عالمی مطالعات ثابت کرتے ہیں کہ نبوی تکافل ماڈل عدم مساوات کو کم کرنے، غربت کے خاتمے اور پائیدار معاشی نشوونما کے لیے سرمایہ دارانہ نظام سے زیادہ مؤثر ہے (Bianda, 2025; Islamic Relief, 2026)۔

## 3.4 اصولِ اعتدال و استحکام

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اصولِ اعتدال و استحکام کا پہلا اہم پہلو فضول خرچی سے اجتناب ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "اللہ اس شخص کو پسند نہیں کرتا جو فضول خرچ ہو" (سورۃ الاعراف: 31)۔ آپ ﷺ نے اپنی ذاتی زندگی، گھریلو امور اور ریاستی اخراجات میں میانہ روی کو لازم قرار دیا۔ مدینہ میں حتیٰ کہ جنگی حالات میں بھی غیر ضروری اخراجات سے بچا گیا۔ یہ اصول آج کے عالمی بحران میں انتہائی اہم ہے جہاں consumerism اور show-off culture نے ذاتی اور ریاستی قرضوں کو بڑھا دیا ہے۔ نبوی اعتدال معاشی وسائل کو ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور پائیدار ترقی کی بنیاد رکھتا ہے (Haneef, 2025)۔

قرض کے بوجھ سے بچاؤ نبوی معاشی استحکام کا مرکزی اصول ہے۔ حضور ﷺ نے سود پر مبنی قرض سے سخت اجتناب کیا اور فرمایا: "قرض لینے والا قیامت کے دن اس حال میں اٹھے گا کہ وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو"۔ آپ ﷺ نے قرض حسنہ (بلا سود قرض) کو فروغ دیا اور فرمایا کہ قرض کی ادائیگی موت سے پہلے ضروری ہے۔ یہ تعلیم آج کے عالمی قرضوں کے بحران (2026 میں عالمی قرضہ GDP کا 336٪ تک پہنچ چکا ہے) کا براہ راست علاج ہے، جہاں سودی قرض معاشی غلامی پیدا کر رہے ہیں۔ نبوی اصول معیشت کو قرض کی زنجیروں سے آزاد رکھتے ہوئے حقیقی استحکام فراہم کرتے ہیں (Chapra, 2025)۔

حقیقی پیداوار پر زور سیرتِ طیبہ کا وہ انقلابی اصول ہے جس نے قیاس آرائی، منی کریشن اور مصنوعی معیشت کی بجائے زراعت، صنعت، تجارت اور خدمات جیسی حقیقی پیداوار کو ترجیح دی۔ حضور ﷺ نے صحابہ کو کھیتی باڑی، تجارت اور دستکاری کی طرف راغب کیا۔ یہ اصول آج کے derivative markets اور speculative bubbles کا متبادل پیش کرتا ہے جو 2025-26 کے مالیاتی بحران کی جڑ بنے۔ نبوی معاشی فکر حقیقی معیشت (real economy) کو تقویت دے کر بے روزگاری، مہنگائی اور عدم استحکام سے بچاؤ کا راستہ دکھاتی ہے (Mirakhor & Iqbal, 2026)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ اصولِ اعتدال و استحکام عصرِ حاضر کے سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی ناکامیوں—فضول خرچی، سودی قرضوں کے انبار اور قیاس آرائی—کا مکمل علاج پیش کرتے ہیں۔ فضول خرچی سے اجتناب، قرض کے بوجھ سے حفاظت اور حقیقی پیداوار پر زور نے مدینہ کی معیشت کو ایک مستحکم، متوازن اور لچکدار نظام بنایا۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ معیشت کا مقصد محض ترقی نہیں بلکہ اعتدال، استحکام اور انسانی فلاح ہے۔ حالیہ عالمی مطالعات ثابت کرتے ہیں کہ نبوی معاشی ماڈل موجودہ بحرانوں میں زیادہ پائیدار اور اخلاقی طور پر برتر ہے، جو مسلمان معاشروں اور عالمی نظام دونوں کے لیے رہنمائی کا خزانہ ہے (Haneef, 2025; Mirakhor & Iqbal, 2026)۔

# 4۔ موجودہ عالمی مالیاتی بحران: اسباب و مظاہر

## 4.1 سودی نظام کی خرابیاں

قرض پر مبنی معیشت سودی نظام کی سب سے بڑی خرابی ہے جو عالمی معیشت کو مسلسل عدم استحکام کا شکار بناتی ہے۔ موجودہ دور میں معیشت حقیقی پیداوار کی بجائے قرضوں کی تخلیق پر منحصر ہو چکی ہے، جس سے سود کی ادائیگی کے لیے نئے قرضوں کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ OECD کے Global Debt Report 2026 کے مطابق 2026 میں حکومتوں اور کاروباری اداروں کو 29 ٹریلین امریکی ڈالر قرض لینا پڑے گا، جو 2024 سے 17 فیصد زیادہ ہے۔ IMF کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ عالمی سرکاری قرضہ GDP کا 95.3 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔ یہ نظام ریاضیاتی طور پر ناقابل تسلیم ہے کیونکہ سود کی ادائیگی کے لیے کافی رقم پیدا نہیں ہوتی، جس کے نتیجے میں قرضوں کا دائرہ بڑھتا جاتا ہے اور معاشی غلامی جنم لیتی ہے (OECD, 2026)۔

مالیاتی استحصال سودی نظام کا وہ تاریک پہلو ہے جو غریبوں اور ترقی پذیر ممالک کو امیر ممالک اور مالیاتی اداروں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتا ہے۔ سود پر مبنی بینکاری اور مشتقات (derivatives) کی پیچیدہ مصنوعات معاشی استحصال کا ذریعہ بنتی ہیں، جہاں منافع چند ہاتھوں میں مرتکز ہوتا ہے جبکہ خطرات عوام پر ڈالے جاتے ہیں۔ 2025-2026 کے بحران میں سودی قرضوں کی وجہ سے ترقی پذیر ممالک قرضوں کے جال میں پھنس گئے، جبکہ بین الاقوامی مالیاتی اداروں نے نئے قرضوں کی شرائط پر مجبور کیا۔ یہ استحصال نہ صرف معاشی بلکہ سیاسی سطح پر بھی اثر انداز ہوتا ہے، جہاں طاقتور ممالک اپنی مرضی کے مطابق پالیسیاں تھوپتے ہیں (Project Syndicate, 2025)۔

دولت کا ارتکاز سودی نظام کی براہ راست پیداوار ہے جو معاشرتی ہم آہنگی کو تباہ کر رہا ہے۔ World Inequality Report 2026 کے مطابق عالمی دولت کا تین چوتھائی حصہ صرف top 10٪ کے پاس ہے، جبکہ bottom 50٪ کے پاس صرف 2٪ دولت ہے۔ سب سے امیر 0.001٪ (تقریباً 60,000 افراد) کے پاس غریب ترین آدھی

آبادی سے تین گنا زیادہ دولت مرتکز ہے۔ سود کی وجہ سے دولت امیر لوگوں کی طرف بڑھتی جاتی ہے کیونکہ وہ قرض دے کر منافع کماتے ہیں جبکہ غریب سود ادا کرتے رہتے ہیں۔ یہ ارتکاز معاشی متحرکی کو روکتا ہے اور سماجی انتشار پیدا کرتا ہے(World Inequality Lab, 2026) ۔

سودی نظام کی یہ خرابیاں قرض پر مبنی معیشت، مالیاتی استحصال اور دولت کا ارتکاز موجودہ عالمی مالیاتی بحران (2025-2026) کی جڑ ہیں۔ یہ نظام حقیقی پیداوار، عدل اور استحکام کی بجائے قیاس آرائی اور نفع کی ہوس پر قائم ہے، جو بار بار بحران پیدا کرتا ہے۔ حالیہ رپورٹس واضح کرتی ہیں کہ سود پر مبنی ڈھانچہ نہ صرف معاشی عدم استحکام بلکہ ماحولیاتی تباہی اور سماجی عدم مساوات کو بھی فروغ دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں اسلامی معاشی اصول، جو سود سے پاک، رسک شیئرنگ اور حقیقی معیشت پر مبنی ہیں، ایک پائیدار اور منصفانہ متبادل پیش کرتے ہیں(OECD, 2026; World Inequality Lab, 2026) ۔

### 4.2 سٹہ بازی اور مصنوعی سرمایہ کاری

speculative مارکیٹس موجودہ عالمی مالیاتی بحران کی ایک اہم جڑ ہیں۔ 2025-2026 میں AI ، crypto اور tech stocks پر مبنی شدید قیاس آرائی نے مارکیٹس کو مصنوعی بلندیاں دیں۔ S&P 500 میں Magnificent Seven کمپنیوں کا غلبہ اور AI سے متعلقہ سرمایہ کاری نے والویشنز کو تاریخی بلند سطح پر پہنچا دیا۔ World Economic Forum نے 2025 میں AI ، crypto اور debt کے "triple bubble" کا خطرہ اجاگر کیا، جہاں سرمایہ کار حقیقی منافع کی بجائے ہائپ اور قیاس آرائی پر انحصار کر رہے ہیں۔ یہ speculative سرگرمیاں معاشی استحکام کو کمزور کرتی ہیں کیونکہ قیمتوں کا تعلق بنیادی معاشی حقائق سے نہیں بلکہ جذباتی لہروں سے ہوتا ہے (World Economic Forum, 2025)۔

حقیقی معیشت سے انقطاع (decoupling) سٹہ بازی کا سب سے خطرناک نتیجہ ہے۔ مالیاتی مارکیٹس اب حقیقی پیداوار، زراعت اور صنعت سے الگ ہو کر خود مختار ہو گئی ہیں۔ 2025 میں AI سرمایہ کاری نے تقریباً 300$ بلین کی capital expenditure کی، جبکہ حقیقی معاشی نشوونما سست رہی۔ IMF کی رپورٹس بتاتی ہیں کہ مالیاتی ization نے وسائل کو speculative assets کی طرف موڑ دیا، جس سے پیداواری شعبوں میں سرمایہ کاری کم ہوئی۔ نتیجتاً، جب بلبلے پھٹتے ہیں تو حقیقی معیشت شدید نقصان اٹھاتی ہے، بے روزگاری بڑھتی ہے اور سپلائی چین متاثر ہوتی ہے۔ یہ انقطاع سرمایہ دارانہ نظام کی بنیادی کمزوری کو ظاہر کرتا ہے(IMF, 2026) ۔

مالیاتی بلبلے 2025-2026 (Bubbles) کے بحران کا سب سے نمایاں مظہر ہیں۔ AI boom کو "extreme bubble" قرار دیا جا رہا ہے، جہاں valuations حقیقی productivity سے کہیں زیادہ بڑھ گئیں۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ AI bubble کا پھٹنا 2026 میں stock market correction کا باعث بن سکتا ہے، جو 2000 کے dot-com crash سے بھی شدید ہو سکتا ہے۔ Crypto اور quantum computing stocks میں بھی مشابہ بلبلے نظر آ رہے ہیں۔ یہ بلبلے cheap credit ، hype اور herd behavior کی پیداوار ہیں، جو آخر کار اعتماد کے بحران اور معاشی سست روی پیدا کرتے ہیں(GMO, 2026; Capital Economics, 2025) ۔

سٹہ بازی اور مصنوعی سرمایہ کاری نے عالمی معیشت کو ایک غیر مستحکم اور اخلاقی طور پر کمزور ڈھانچے میں تبدیل کر دیا ہے۔ speculative مارکیٹس، حقیقی معیشت سے انقطاع اور مالیاتی بلبلوں نے 2025-2026 کے بحران کو جنم دیا، جہاں چند ٹیک کمپنیوں کا ہائپ پوری عالمی معیشت کو خطرے میں ڈال رہا ہے۔ یہ صورتحال نبوی معاشی اصولوں کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جو حقیقی پیداوار، شفافیت اور قیاس آرائی سے پاک نظام پر زور دیتے ہیں۔ حالیہ عالمی رپورٹس واضح کرتی ہیں کہ بغیر اخلاقی اور حقیقی بنیاد کے معاشی نمو صرف عارضی اور تباہ کن ہوتی ہے(World Economic Forum, 2025; IMF, 2026) ۔

### 4.3 اخلاقی بحران

بدعنوانی اور دھوکہ دہی موجودہ عالمی مالیاتی بحران کا ایک مرکزی اخلاقی مرض ہے۔ Transparency International کے Corruption Perceptions Index 2025 کے مطابق عالمی اوسط سکور 42 تک گر گیا ہے ایک دہائی سے زائد عرصے میں سب سے کم جبکہ 182 ممالک میں سے 122 (دو تہائی سے زیادہ) 50 سے نیچے سکور کر رہے ہیں۔ یہ بدعنوانی نہ صرف سرکاری سطح پر بلکہ مالیاتی اداروں، کاروباری کمپنیوں اور اسٹاک مارکیٹس میں بھی پھیلی ہوئی ہے، جہاں accounting frauds ، insider trading اور greenwashing عام ہو گئے ہیں۔ 2025-2026 کے بحران میں بدعنوانی نے عوامی اعتماد کو تباہ کیا اور معاشی وسائل کی غلط تقسیم کو فروغ دیا، جس سے غربت اور عدم مساوات میں اضافہ ہوا(Transparency International, 2026) ۔

صارفیت (Consumerism) نے معاشی نظام کو اخلاقی طور پر کھوکھلا کر دیا ہے۔ جدید سرمایہ داری میں مسلسل خریداری اور فضول خرچی کو ترقی کا نشان بنا دیا گیا ہے، جبکہ حقیقی ضروریات نظر انداز ہو رہی ہیں۔ 2026 میں اعلیٰ آمدنی والے گروہ تو خرچ کر رہے ہیں مگر درمیانی اور نچلی آمدنی والے صارفین قرضوں، مہنگائی اور عدم استحکام کی وجہ سے احتیاط برت رہے ہیں۔ AlixPartners کی Global Consumer Outlook 2026 رپورٹ بتاتی ہے کہ صارفین زیادہ محتاط، قدر پر مبنی اور مالیاتی نظم وضبط

والے ہو گئے ہیں۔ یہ صارفیت معاشی وسائل کو ضائع کرتی ہے، ماحولیاتی تباہی کا باعث بنتی ہے اور حقیقی فلاح کی بجائے عارضی خوشی پر زور دیتی ہے (AlixPartners, 2026)۔

حرص و لالچ کا غلبہ سرمایہ دارانہ نظام کی اخلاقی بنیاد کو تباہ کر رہا ہے۔ Warren Buffett جیسے ماہرین 2026 کے بحران کو "greed-driven bubble" قرار دے رہے ہیں جہاں AI، crypto اور tech stocks میں ہائپ نے valuations کو حقیقت سے الگ کر دیا۔ حرص نے قیاس آرائی، مختصر مدت کے منافع اور اخلاقی سمجھوتوں کو عام کر دیا ہے۔ Global Risks Report 2026 کے مطابق asset bubble burst اب عالمی خطرات میں نمایاں ہے، جو معاشی عدم استحکام کی جڑ ہے۔ یہ لالچ نہ صرف معاشی بلکہ سماجی اور ماحولیاتی سطح پر بھی تباہی لا رہا ہے (World Economic Forum, 2026)۔

موجودہ عالمی مالیاتی بحران کا اخلاقی بحران بدعنوانی، صارفیت اور حرص و لالچ سرمایہ دارانہ نظام کی گہری ناکامی کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ عوامل معاشی سرگرمیوں کو اخلاقیات سے الگ کر کے استحصال، عدم اعتماد اور عدم استحکام پیدا کر رہے ہیں۔ Transparency International، IMF اور WEF کی 2025-2026 رپورٹس واضح کرتی ہیں کہ بغیر اخلاقی اصلاح کے معاشی بحالی ممکن نہیں۔ اس کے مقابلے میں سیرتِ نبوی ﷺ کے اصول—امانت، اعتدال اور اجتماعی ذمہ داری—ایک جامع اخلاقی متبادل پیش کرتے ہیں جو معیشت کو انسانی فلاح اور پائیداری کی طرف لے جا سکتے ہیں (Transparency International, 2026; World Economic Forum, 2026)۔

### 4.4 عالمی سطح پر اثرات

مہنگائی اور بے روزگاری موجودہ عالمی مالیاتی بحران کے سب سے نمایاں اثرات ہیں۔ IMF کے World Economic Outlook April 2026 کے مطابق، مشرق وسطیٰ تنازع اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے عالمی سرخی والی inflation 2026 میں 4.4٪ تک بڑھنے کا امکان ہے، جو پچھلے سالوں کی disinflation کے رجحان سے ہٹ کر ہے۔ ILO کی Employment and Social Trends 2026 رپورٹ بتاتی ہے کہ عالمی unemployment rate 4.9٪ پر مستحکم رہے گا، مگر یہ استحکام سطحی ہے۔ تقریباً 300 ملین مزدور انتہائی غربت میں کام کر رہے ہیں اور 2.1 بلین غیر رسمی ملازمت میں ہیں جہاں معیارِ زندگی بہتر نہیں ہو رہا۔ ترقی پذیر ممالک میں مہنگائی اور بے روزگاری کا یہ امتزاج معاشی دباؤ بڑھا رہا ہے (IMF, 2026; ILO, 2026)۔

غربت میں اضافہ بحران کا ایک تلخ نتیجہ ہے۔ World Bank کی March 2026 Global Poverty Update کے مطابق 2024 میں 847 ملین افراد (10.4٪) انتہائی غربت میں تھے، جو پچھلی پیش گوئی سے 8 ملین زیادہ ہے۔ 2026 تک یہ شرح 10.0٪ تک کم ہونے کا امکان ہے مگر مشرق وسطیٰ تنازع، توانائی بحران اور سست نمو کی وجہ سے غربت میں کمی سست رہے گی۔ خاص طور پر پاکستان، مڈل ایسٹ اور افریقہ کے کچھ حصوں میں غربت بڑھ رہی ہے۔ سودی قرضوں، مہنگائی اور ملازمت کے معیار میں کمی نے غریب طبقات کو شدید متاثر کیا ہے، جس سے سماجی عدم مساوات میں اضافہ ہوا (World Bank, 2026)۔

معاشی عدم استحکام عالمی سطح پر پھیل رہا ہے۔ IMF کے مطابق 2026 میں عالمی نمو 3.1٪ رہے گی جو پچھلی پیش گوئی سے کم ہے، جبکہ جغرافیائی سیاسی تناؤ، مالیاتی بلبلے اور اعلیٰ قرضوں کا بوجھ استحکام کو کمزور کر رہے ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں کرنسی کی قدر میں گراوٹ، سرمایہ کاری کی کمی اور اعتماد کے بحران نے معاشی لچک کو متاثر کیا۔ Global Risks Report 2026 کے مطابق economic downturn اب اگلے دو سالوں کے سب سے بڑے خطرات میں شامل ہے۔ یہ عدم استحکام نہ صرف قلیل مدتی بلکہ طویل مدتی ساختی مسائل کو بھی بڑھا رہا ہے (World Economic Forum, 2026; IMF, 2026)۔

عالمی سطح پر یہ اثرات مہنگائی، بے روزگاری، غربت میں اضافہ اور معاشی عدم استحکام—سودی اور سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامیوں کی واضح عکاسی کرتے ہیں۔ 2025-2026 کے بحران نے ظاہر کیا کہ قیاس آرائی، حرص اور استحصال پر مبنی ڈھانچہ پائیدار نہیں۔ World Bank اور IMF کی رپورٹس بتاتی ہیں کہ ترقی پذیر ممالک سب سے زیادہ متاثر ہو رہے ہیں جبکہ امیر ممالک بھی لچک کھو رہے ہیں۔ اس بحران کا حل سیرت نبوی ﷺ کے اصولوں عدل، تکافل، اعتدال اور حقیقی معیشت میں مضمر ہے جو اخلاقیات اور استحکام پر مبنی متبادل پیش کرتے ہیں (IMF, 2026; World Bank, 2026)۔

## 5۔ سیرتِ محمدی ﷺ کی روشنی میں مالیاتی بحران کا تنقیدی جائزہ

### 5.1 سود بمقابلہ مشارکت

سیرتِ محمدی ﷺ کی روشنی میں سود بمقابلہ مشارکت کا تقابلی جائزہ موجودہ عالمی مالیاتی بحران (2025-2026) کی تنقیدی سمجھ بڑھاتا ہے۔ حضور ﷺ نے مدینہ میں سود کو حرام قرار دے کر مضاربت اور مشارکت پر مبنی معاشی نظام قائم کیا، جہاں منافع و نقصان کا اشتراک معاشی عدل اور استحکام کی ضمانت تھا۔ سود پر مبنی نظام، جو قرض کی پیداوار اور منافع کی ضمانت پر قائم ہے، آج کی عالمی معیشت کی بنیادی ناکامی بن چکا ہے۔ IMF کے Global Financial Stability Report April 2026 کے مطابق،

اعلیٰ سودی شرحوں، پرائیویٹ کریڈٹ مارکیٹ (2$ٹریلین گلوبل) اور قرضوں کی پختگی کی دیوار نے rollover خطرات بڑھادیے ہیں، جس سے معاشی استحکام متاثر ہوا ہے۔ یہ نظام حقیقی پیداوار سے منقطع ہو کر قیاس آرائی پر انحصار کرتا ہے، جو بار بار بحران پیدا کرتا ہے (IMF, 2026)۔

Interest based system کی ناکامی اس بحران میں بالکل عیاں ہو گئی ہے۔ سودی قرضوں کا انبار، پرائیویٹ کریڈٹ میں انویسٹرز کی بڑے پیمانے پر واپسی اور امریکی خزانہ کے سود کی ادائیگیوں کا بڑھتا بوجھ (جو ریونیو کا 20٪ سے زیادہ کھا رہا ہے) نے معاشی نظام کو کمزور کر دیا ہے۔ WSJ کی رپورٹ کے مطابق، ٹریژری سیکیورٹیز میں اعتماد کا نقصان شرح سود کو مزید بڑھا سکتا ہے، جو ہاؤسنگ، سرمایہ کاری اور اسٹاک مارکیٹس کو متاثر کرے گا۔ یہ نظام رسک کو ایک طرف منتقل کر کے دوسری طرف جمع کرتا ہے، جس سے 2026 میں مالیاتی عدم استحکام اور ڈیفالٹ کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ نتیجتاً، ترقی پذیر ممالک قرضوں کے جال میں پھنس گئے ہیں جبکہ امیر ممالک بھی fiscal death spiral کا شکار ہیں (Wall Street Journal, 2026)۔

Profit-loss sharing کی افادیت نبوی معاشی ماڈل کا سب سے بڑا ثبوت ہے۔ مضاربت اور مشارکت میں رسک شیئرنگ حقیقی معیشت کو تقویت دیتی ہے اور قیاس آرائی سے بچاتی ہے۔ S&P Global Ratings کی Islamic Finance 2025-2026 رپورٹ کے مطابق، اسلامی فنانس انڈسٹری نے 2024 میں 10.6٪ نمو کے ساتھ resilience دکھائی اور 2026 میں بھی 4$ ٹریلین سے زائد بینکنگ اثاثوں کی طرف بڑھ رہی ہے۔ یہ نظام بحرانوں میں روایتی بینکوں سے زیادہ مستحکم رہا کیونکہ نقصان کا اشتراک معاشی لچک پیدا کرتا ہے۔ ICD-LSEG Islamic Finance Development Report 2025 بھی اس بات کی تصدیق کرتا ہے کہ PLS پر مبنی اسلامی فنانس نے 2008 اور حالیہ بحرانوں میں بہتر کارکردگی دکھائی ہے (S&P Global Ratings, 2025; ICD-LSEG, 2025)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط سود بمقابلہ مشارکت کا تقابلی جائزہ واضح کرتا ہے کہ Interest based system کی ناکامی قرض کی زنجیروں، رسک ٹرانسفر اور عدم استحکام موجودہ 2025-2026 کے بحران کی جڑ ہے، جبکہ Profit-loss sharing کا اسلامی ماڈل اخلاقی، پائیدار اور لچکدار متبادل پیش کرتا ہے۔ نبوی اصولوں نے مدینہ میں ایک فلاحی معیشت قائم کی جو آج بھی عالمی سطح پر عدم مساوات اور مالیاتی بلبلوں کا علاج کر سکتی ہے۔ حالیہ رپورٹس ثابت کرتی ہیں کہ اسلامی فنانس نہ صرف بحران برداشت کر رہا ہے بلکہ حقیقی معاشی ترقی کو بھی فروغ دے رہا ہے، جو عصرِ حاضر کے لیے سیرتِ محمدی ﷺ کی ہمہ گیر رہنمائی کا عملی مظہر ہے (IMF, 2026; S&P Global Ratings, 2025)۔

### 5.2 احتکار بمقابلہ آزاد منڈی اخلاقیات

سیرتِ نبوی ﷺ میں احتکار کی ممانعت معاشی عدل کا بنیادی اصول ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: "جو شخص احتکار کرتا ہے وہ گناہگار ہے" (صحیح مسلم)۔ مدینہ کے بازار میں آپ ﷺ نے غلہ، تیل اور ضروری اشیاء کے ذخیرہ اندوزی کی سخت مذمت فرمائی، کیونکہ یہ مصنوعی قلت پیدا کر کے قیمتیں بڑھاتا اور عوام کا استحصال کرتا ہے۔ 2025-2026 کے بحران میں ایران تنازع اور Strait of Hormuz کی بندش کے باعث تیل، خوراک اور چپس کی ہولڈنگ نے مہنگائی کو ہوا دی، جہاں AI کمپنیاں میموری چپس ہولڈ کر رہی ہیں اور قیمتوں میں hyperinflation جیسا رجحان دیکھا جا رہا ہے (NY Times, 2026; LA Times, 2026)۔ نبوی اصول احتکار کو معاشی دہشت گردی قرار دیتا ہے جو آزاد منڈی کی اخلاقیات کو تباہ کرتا ہے۔

مصنوعی قلت پیدا کرنے کی ممانعت نبوی معاشی اخلاقیات کا وہ تحفظ ہے جو سرمایہ دارانہ آزاد منڈی کی لاپرواہی کا متبادل پیش کرتا ہے۔ موجودہ نظام میں price gouging اور hoarding عام ہے، جہاں جنگی حالات میں ریفائنریز تیل ذخیرہ کر کے قیمتیں بڑھا رہی ہیں اور 45 ملین اضافی افراد 2026 تک غذائی عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں (Washington Post, 2026)۔ حضور ﷺ نے بازار میں ریاستی میزین تعینات کر کے ناپ تول اور ذخیرہ اندوزی روکی۔ یہ ممانعت بتاتی ہے کہ آزاد منڈی کو مطلق آزادی نہیں بلکہ اخلاقی حدود میں رہنا چاہیے، ورنہ یہ استحصال کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

منڈی میں ریاستی نگرانی سیرتِ طیبہ کا وہ متوازن اصول ہے جو laissez-faire سرمایہ داری اور مکمل کنٹرول دونوں سے بالاتر ہے۔ حضور ﷺ نے بیت المال اور hisbah کے ذریعے منڈی کی نگرانی کی، جہاں قیمتوں کا تعین آزاد تھا مگر احتکار، دھوکہ اور استحصال روکا جاتا تھا۔ جدید اسلامی معاشیات میں hisbah کو market surveillance کا ماڈل قرار دیا جاتا ہے جو شفافیت اور انصاف کو یقینی بناتا ہے (Mahfuzah, 2025)۔ 2026 کے بحران میں جہاں governments price gouging laws نافذ کر رہے ہیں، نبوی نگرانی کا ماڈل اخلاقی آزاد منڈی کی ضمانت بن سکتا ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے اخذ کردہ احتکار بمقابلہ آزاد منڈی اخلاقیات واضح کرتا ہے کہ مصنوعی قلت اور بے لگام قیاس آرائی پر مبنی سرمایہ دارانہ منڈی معاشی عدل کی دشمن ہے۔ نبوی نظام آزادی کو عدل اور ریاستی نگرانی کے ساتھ ہم آہنگ کرتا ہے، جو 2025-2026 کے بحران — جس میں hoarding نے مہنگائی اور غربت بڑھائی — کا عملی

متبادل ہے۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ حقیقی آزاد منڈی وہ ہے جو انسانی فلاح، شفافیت اور اجتماعی ذمہ داری پر قائم ہو، نہ کہ محض نفع کی ہوس پر۔ حالیہ رپورٹس اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ اخلاقی نگرانی والا معاشی ماڈل زیادہ پائیدار اور منصفانہ ہے (Washington Monthly, 2026; Mahfuzah, 2025)۔

### 5.3 سرمایہ ارتکاز بمقابلہ گردشِ دولت

سیرتِ نبوی ﷺ میں سرمایہ ارتکاز کے مقابلے دولت کی گردش ایک انقلابی اصول ہے۔ حضور ﷺ نے دولت کو چند ہاتھوں میں مرتکز ہونے سے روکا اور فرمایا: "دولت تمہارے درمیان صرف مالداروں کے ہاتھوں میں نہ گھومے" (سورۃ الحشر: 7)۔ World Inequality Report 2026 کے مطابق 2025 میں عالمی top 10% کے پاس 75% ذاتی دولت مرتکز ہے جبکہ bottom 50% کے پاس صرف 2% ہے۔ top 0.001% (تقریباً 60,000 افراد) کے پاس bottom half سے تین گنا زیادہ دولت ہے۔ یہ ارتکاز معاشی متحرکی روکتا ہے اور بحران پیدا کرتا ہے۔ نبوی معاشی فکر اس کے برعکس دولت کو زکوٰۃ، صدقات اور وراثت کے ذریعے گردش میں رکھ کر معاشرتی عدل قائم کرتی ہے (World Inequality Lab, 2026)۔

زکوٰۃ کا کردار نبوی گردشِ دولت کا سب سے طاقتور آلہ ہے۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ کو فرض قرار دے کر سالانہ 2.5% دولت غریبوں، یتیموں اور مساکین میں تقسیم کی۔ یہ نظام نہ صرف غربت کم کرتا بلکہ معاشی سرگرمی کو متحرک بھی کرتا ہے۔ حالیہ مطالعات بتاتے ہیں کہ زکوٰۃ کی پیداواری تقسیم (productive zakat) آمدنی بڑھاتی، تعلیم اور کاروبار کو فروغ دیتی ہے اور غربت کے چکر کو توڑتی ہے۔ 2025 میں UNHCR Refugee Zakat Fund نے 23 ملین ڈالر سے زائد کی تقسیم سے لاکھوں مستحقین کو فائدہ پہنچایا۔ زکوٰۃ سرمایہ دارانہ نظام کے ارتکاز کا براہ راست متبادل ہے جو معاشی استحکام اور سماجی ہم آہنگی پیدا کرتا ہے (Arman, 2025; UNHCR, 2026)۔

وراثت کے اسلامی اصول دولت کے ارتکاز کو روکنے کا مؤثر ذریعہ ہیں۔ قرآن مجید نے وراثت کے واضح حصے مقرر کیے جو خاندان کے متعدد اراکین تک دولت تقسیم کرتے ہیں۔ یہ نظام دولت کو ایک نسل سے دوسری نسل تک مرتکز ہونے سے بچاتا ہے اور معاشی مواقع کو وسیع کرتا ہے۔ اسلامی وراثت نہ صرف خاندانی عدل بلکہ معاشی گردش بھی یقینی بناتی ہے، جس سے نئی نسلیں کاروبار اور پیداوار میں حصہ لے سکتی ہیں۔ جدید معاشی تجزیے ثابت کرتے ہیں کہ یہ اصول طویل مدتی عدم مساوات کو کم کرتے ہیں اور معاشرتی استحکام پیدا کرتے ہیں (Kurniawan, 2025)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط سرمایہ ارتکاز بمقابلہ گردشِ دولت کا تقابلی جائزہ واضح کرتا ہے کہ موجودہ بحران کی جڑ دولت کی شدید مرتکز تقسیم ہے جبکہ نبوی اصول زکوٰۃ اور وراثت کے ذریعے گردش قائم کر کے پائیدار معیشت تخلیق کرتے ہیں۔ World Inequality Report 2026 کی انتہائی اعداد و شمار نبوی ماڈل کی افادیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ یہ اصول بتاتے ہیں کہ معیشت کا مقصد محض پیداوار نہیں بلکہ عدل، گردش اور انسانی فلاح ہے۔ حالیہ عالمی مطالعات ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ اور اسلامی وراثت پر مبنی نظام عدم مساوات کم کرنے اور معاشی لچک بڑھانے میں سرمایہ دارانہ ماڈل سے کہیں زیادہ مؤثر ہے (World Inequality Lab, 2026; Arman, 2025)۔

### 5.4 اخلاقی زوال بمقابلہ نبوی اخلاقیات

سیرتِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اخلاقی زوال بمقابلہ نبوی اخلاقیات کا جائزہ موجودہ عالمی مالیاتی بحران کی گہری جڑ کو نمایاں کرتا ہے۔ 2025-2026 میں بدعنوانی، دھوکہ دہی اور اعتماد کے بحران نے عالمی معیشت کو کمزور کر دیا ہے۔ Transparency International کے Corruption Perceptions Index 2025 کے مطابق عالمی اوسط سکور 42 تک گر چکا ہے، جو دس سال کی کم ترین سطح ہے۔ اس کے برعکس حضور ﷺ نے صدق و امانت کو معاشی سرگرمیوں کا لازمی حصہ بنایا اور خود "الصادق الامین" کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ ﷺ کی تجارت میں کوئی دھوکہ، جھوٹ یا امانت میں خیانت نہیں ہوتی تھی، جو آج کے corporate scandals اور accounting frauds کا براہ راست متبادل ہے (Transparency International, 2026)۔

صدق و امانت نبوی اخلاقیات کا وہ ستون ہے جس نے مدینہ کی معیشت کو اعتماد پر مبنی نظام بنایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ "صادق و امین تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ اٹھے گا"۔ یہ اصول معاہدوں، لین دین اور کاروباری تعلقات میں مکمل شفافیت کا تقاضا کرتا ہے۔ موجودہ بحران میں جہاں insider trading، false advertising اور greenwashing عام ہے، نبوی صدق و امانت معاشی سرگرمیوں کو اخلاقی پابند بناتا ہے۔ حالیہ مطالعات بتاتے ہیں کہ اخلاقی اصولوں پر مبنی کمپنیاں طویل مدتی منافع اور اسٹیک ہولڈر اعتماد میں زیادہ کامیاب رہتی ہیں (Siddiqui, 2025)۔

ذمہ دارانہ تجارت سیرتِ طیبہ کا وہ عملی نمونہ ہے جو منافع کی ہوس کو انسانی فلاح اور ماحولیاتی ذمہ داری سے بالاتر نہیں سمجھتا۔ حضور ﷺ نے ناپ تول میں انصاف، احتکار کی ممانعت اور صارفین کے حقوق کی حفاظت پر زور دیا۔ آپ ﷺ کا بازار مدینہ آزاد تھا مگر ریاستی نگرانی کے ساتھ۔ آج کے consumerism اور fast fashion کے دور میں جہاں ماحولیاتی تباہی اور استحصال عام ہے، نبوی ذمہ دارانہ تجارت حقیقی معیشت، اخلاقی ذمہ داری اور پائیداری پر مبنی متبادل پیش کرتی ہے۔ یہ اصول معیشت کو محض نفع کا آلہ نہیں بلکہ انسانی فلاح کا ذریعہ بناتا ہے (Rahman, 2025)۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اخلاقی زوال بمقابلہ نبوی اخلاقیات کا تنقیدی جائزہ واضح کرتا ہے کہ موجودہ مالیاتی بحران کی سب سے بڑی وجہ اخلاقی زوال ہے۔ صدق و امانت اور ذمہ دارانہ تجارت کے نبوی اصول نہ صرف معاشی استحکام بلکہ سماجی ہم آہنگی بھی قائم کرتے ہیں۔ حالیہ رپورٹس ثابت کرتی ہیں کہ اخلاقی بحران والا سرمایہ دارانہ نظام ناقابل تسلیم ہو چکا ہے، جبکہ نبوی اخلاقیات پر مبنی معیشت لچکدار، شفاف اور پائیدار ثابت ہو رہی ہے۔ یہ تقابلی جائزہ عصرِ حاضر کے لیے واضح کرتا ہے کہ معاشی کامیابی اخلاقیات کے بغیر ممکن نہیں (Transparency International, 2026; Siddiqui, 2025)۔

## 6۔ عصرِ حاضر میں نبوی معاشی اصولوں کی تطبیق

### 6.1 اسلامی بینکاری اور مالیاتی ادارے

عصرِ حاضر میں سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولوں کی تطبیق کا سب سے نمایاں مظہر بلاسود بینکاری ہے۔ حضور ﷺ نے سود کو ختم کر کے رسک شیئرنگ اور حقیقی معیشت پر مبنی نظام قائم کیا، جو آج اسلامی بینکاری کی بنیاد ہے۔ 2025 میں عالمی اسلامی فنانس اثاثے 5.2$ ٹریلین تک پہنچ گئے، جو 14.9٪ سالانہ اضافہ ظاہر کرتا ہے، اور 2026 کے اختتام تک 6$ ٹریلین سے تجاوز کرنے کی پیش گوئی ہے۔ یہ نظام 2025-2026 کے عالمی مالیاتی بحران میں روایتی بینکوں سے زیادہ لچکدار ثابت ہوا کیونکہ یہ قیاس آرائی اور سود کی زنجیروں سے پاک ہے۔ اسلامی بینکاری حقیقی پیداوار، اخلاقیات اور معاشرتی فلاح کو ترجیح دیتی ہے، جو نبوی معاشی ماڈل کی عملی تطبیق ہے (AlHuda CIBE, 2026)۔

مشارکہ و مضاربہ ماڈل نبوی مشارکت کے اصول کی جدید شکل ہیں۔ مشارکہ (جوائنٹ وینچر) اور مضاربہ (سرمایہ کار اور منتظم کا اشتراک) میں منافع و نقصان کا مشترکہ بوجھ معاشی عدل قائم کرتا ہے۔ یہ ماڈلز سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامی جہاں رسک ایک طرف منتقل ہوتا ہے کا متبادل ہیں۔ S&P Global Ratings کی رپورٹ کے مطابق اسلامی بینکاری نے 2024 میں 60٪ انڈسٹری گروتھ میں حصہ لیا اور 2025-2026 میں بھی resilient رہی۔ مشارکہ و مضاربہ SMEs کو حقیقی فنانسنگ فراہم کرتے ہیں، بے روزگاری کم کرتے ہیں اور معاشی متحرکی پیدا کرتے ہیں، جو مدینہ کے بازار اور بیت المال کی روح کو زندہ کرتے ہیں (S&P Global Ratings, 2025)۔

عالمی سطح پر اسلامی مالیاتی اداروں نے بلاسود بینکاری اور مشارکت ماڈلز کے ذریعے پائیدار ترقی کا راستہ دکھایا ہے۔ ICD-LSEG Islamic Finance Development Report 2025 کے مطابق انڈسٹری 2024 میں 5.98$ ٹریلین تک پہنچی اور 2029 تک 9.7$ ٹریلین کا ہدف رکھتی ہے۔ یہ ادارے sukuk، takaful اور اسلامی فن ٹیک کے ذریعے جدید چیلنجز کا حل پیش کر رہے ہیں۔ 2025-2026 کے بحران میں اسلامی بینکوں کی کم غیر فعال قرضوں کی شرح اور حقیقی معیشت سے وابستگی نے ان کی افادیت ثابت کی، جو نبوی اصولوں کی صداقت کو اجاگر کرتی ہے (ICD-LSEG, 2025)۔

عصرِ حاضر میں نبوی معاشی اصولوں کی تطبیق کے طور پر اسلامی بینکاری اور مالیاتی ادارے ایک امید افزا متبادل ہیں۔ بلاسود بینکاری اور مشارکہ و مضاربہ ماڈلز نہ صرف سود کے استحصال سے بچاتے ہیں بلکہ معاشی عدل، رسک شیئرنگ اور پائیداری کو فروغ دیتے ہیں۔ حالیہ رپورٹس بتاتی ہیں کہ یہ نظام ترقی پذیر ممالک میں غربت کے خاتمے، SMEs کی ترقی اور معاشی استحکام میں کلیدی کردار ادا کر رہا ہے۔ سیرتِ محمدی ﷺ کے یہ اصول عصرِ حاضر کے مالیاتی بحران کا سب سے مؤثر علاج پیش کرتے ہیں اور ایک منصفانہ عالمی معیشت کی بنیاد رکھ سکتے ہیں (AlHuda CIBE, 2026; ICD-LSEG, 2025)۔

### 6.2 فلاحی ریاست کا قیام

سیرتِ نبوی ﷺ میں فلاحی ریاست کا تصور بیت المال، زکوٰۃ اور مواخات پر مبنی تھا جو سماجی تحفظ کی بنیاد رکھتا تھا۔ حضور ﷺ نے مدینہ میں بیت المال قائم کر کے غریبوں، یتیموں، مسافروں اور معذوروں کی کفالت کو ریاستی ذمہ داری قرار دیا۔ یہ نظام محض عارضی امداد نہیں بلکہ معاشی خودمختاری کی طرف منتقلی تھا۔ عصرِ حاضر میں اسلامی فلاحی ریاست کا قیام زکوٰۃ، وقف اور اسلامی فنانس کے ذریعے ممکن ہے، جو 2025-2026 کے بحران میں غریب ممالک کے لیے امید کی کرن بن سکتا ہے۔ UNHCR کے Islamic Philanthropy Report 2025 کے مطابق زکوٰۃ فنڈ نے 122 ملین مہاجرین اور متاثرین کو امداد فراہم کی، جو نبوی فلاحی ماڈل کی جدید تطبیق ہے (UNHCR, 2026)۔

سماجی تحفظ نبوی فلاحی ریاست کا بنیادی ستون ہے۔ حضور ﷺ نے زکوٰۃ کے ذریعے معاشرے کے کمزور طبقات کو تحفظ دیا اور فرمایا کہ کوئی بھی بھوکا نہ سوئے۔ آج کے دور میں پاکستان، انڈونیشیا اور ملائیشیا جیسے ممالک زکوٰۃ اداروں (جیسے پاکستان بیت المال اور BAZNAS) کے ذریعے سماجی تحفظ کے پروگرام چلا رہے ہیں۔ 2025 میں Zakat نے تعلیم، صحت اور روزگار کے شعبوں میں لاکھوں افراد کو فائدہ پہنچایا۔ Arman (2025) کی تحقیق بتاتی ہے کہ زکوٰۃ پر مبنی پروگرامز انتہائی غربت کو خطِ غربت سے اوپر اٹھانے میں مؤثر ثابت ہوئے ہیں، جو اسلامی فلاحی ریاست کی عملی افادیت کو ظاہر کرتے ہیں۔

غربت کے خاتمے کے پروگرام سیرتِ طیبہ سے مستنبط ہیں جو زکوٰۃ کو صرف مصرف نہیں بلکہ پیداواری استعمال (productive zakat) پر مبنی بناتے ہیں۔ حضور ﷺ نے غریبوں کو کاروبار اور مہارت سکھا کر خود کفالت کی طرف راغب کیا۔ جدید دور میں اسلامی ممالک میں Zakat-based microfinance، وقف فنڈز اور livelihood

programsغربت کے خاتمے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ Islamic Relief کی 2025 رپورٹ کے مطابق زکوٰۃ نے 30 ممالک میں دسیوں ہزار خاندانوں کو خوراک، پانی اور روزگار فراہم کیا۔ یہ پروگرامز نبوی ماڈل کی تطبیق ہیں جو غربت کو عارضی امداد کی بجائے مستقل حل فراہم کرتے ہیں(Islamic Relief, 2026) ۔

عصرِ حاضر میں نبوی اصولوں پر مبنی فلاحی ریاست کا قیام عالمی مالیاتی بحران کا مؤثر جواب ہے۔ سماجی تحفظ اور غربت کے خاتمہ کے پروگرامز زکوٰۃ، بیت المال اور وقف کے ذریعے معاشی عدل، لچک اور پائیداری قائم کر سکتے ہیں۔ حالیہ مطالعات (UNHCR, 2026; Arman, 2025) ثابت کرتے ہیں کہ اسلامی فلاحی ماڈل سرمایہ دارانہ welfare systemسے زیادہ جامع اور اخلاقی ہے۔ یہ نظام نہ صرف غربت کم کرتا ہے بلکہ معاشرتی ہم آہنگی اور انسانی فلاح بھی یقینی بناتا ہے، جو سیرتِ محمدی ﷺ کی ہمہ گیر رہنمائی کا عملی مظہر ہے۔

### 6.3 عالمی سطح پر اسلامی معاشی متبادل

عصرِ حاضر میں اسلامی معاشی متبادل عالمی سطح پر Sustainable Economy کا سب سے قابلِ عمل نمونہ پیش کر رہا ہے۔ سیرتِ نبوی ﷺ کے اصولِ اعتدال، رسک شیئرنگ اور حقیقی معیشت پر مبنی اسلامی فنانس 2025 میں 5.2$ ٹریلین کے اثاثوں تک پہنچ چکا ہے اور 2026 میں 6$ ٹریلین سے تجاوز کرنے کی پیش گوئی ہے۔ World Bankاور Islamic Development Bank کی مشترکہ رپورٹ (2025) کے مطابق گرین سکول، اسلامی ESG اور سبز حلال ویلیو چینز موسمیاتی تبدیلی اور پائیدار ترقی کے اہداف (SDGs) کے حصول میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ ماڈل قیاس آرائی اور ماحولیاتی استحصال سے پاک ہے، جو نبوی معاشی فکر کی تطبیق ہے (World Bank & IsDB, 2025)۔

Ethical finance modelاسلامی معیشت کا وہ اخلاقی فریم ورک ہے جو Maqasid al-Shariah اور ESG کو ہم آہنگ کرتا ہے۔ The Conversation (2026) کے مطابق اسلامی فنانس عدل، سماجی ذمہ داری اور شفافیت پر مبنی ہے، جو گرین ٹرانزیشن کے لیے ایک اخلاقی متبادل فراہم کرتا ہے۔ S&P Global Ratings (2025) کی رپورٹ بتاتی ہے کہ اسلامی فنانس 2025-2026 کے بحران میں روایتی فنانس سے زیادہ resilient رہا، کیونکہ یہ asset-backed ، risk-sharingاور اخلاقی فلٹرنگ پر قائم ہے۔ یہ ماڈل نہ صرف مسلمان ممالک بلکہ عالمی سطح پر غیر مسلم سرمایہ کاروں کے لیے بھی اخلاقی سرمایہ کاری کا راستہ کھول رہا ہے۔

عالمی سطح پر اسلامی معاشی متبادل SDGs ، climate resilienceاور inclusive growth کو فروغ دے رہا ہے۔ ICD-LSEG Islamic Finance Development Report 2025 کے مطابق اسلامی فنانس SDG فنڈنگ گیپ کا 40٪ حصہ پورا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے، جبکہ ESG سکول 2026 تک 60$ بلین سے تجاوز کر جائیں گے۔ یہ متبادل سرمایہ دارانہ نظام کی ناکامیوں عدم مساوات، ماحولیاتی تباہی اور اخلاقی بحران — کا جامع جواب ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ سے مستنبط اسلامی معاشی متبادل عصرِ حاضر کے لیے ایک پائیدار، اخلاقی اور جامع حل پیش کرتا ہے۔ Sustainable economyاور ethical finance modelنہ صرف 2025-2026 کے مالیاتی بحران سے نکلنے کا راستہ دکھاتے ہیں بلکہ ایک متوازن عالمی معیشت کی بنیاد بھی رکھتے ہیں۔ حالیہ عالمی رپورٹس (World Bank & IsDB, 2025; ICD-LSEG, 2025)اس بات کی تصدیق کرتی ہیں کہ نبوی اصولوں پر مبنی یہ نظام معاشی استحکام، ماحولیاتی تحفظ اور سماجی انصاف کا سب سے مؤثر متبادل ہے۔

### 7۔ خلاصہ

سیرتِ نبوی ﷺ سے استنباط کردہ معاشی اصول عصرِ حاضر کے عالمی مالیاتی بحران (2025-2026) کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے واضح کرتے ہیں کہ سرمایہ دارانہ اور سودی نظام کی بنیادی ناکامیاں قرضوں کا انبار، قیاس آرائی، اخلاقی زوال اور دولت کا ارتکاز — معاشی استحکام کو مسلسل خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ نبوی معاشی فکر سود، احتکار اور استحصال سے پاک، رسک شیئرنگ، عدل اور حقیقی معیشت پر مبنی متبادل پیش کرتی ہے جو مدینہ کی فلاحی ریاست میں عملی شکل اختیار کر چکا تھا۔ یہ تحقیق ثابت کرتی ہے کہ اسلامی معاشی اصول نہ صرف بحران برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں بلکہ پائیدار، منصفانہ اور اخلاقی معیشت کی بنیاد بھی فراہم کرتے ہیں۔

### 8۔ نتائج

تحقیق کے اہم نتائج سے ظاہر ہوتا ہے کہ سودی نظام کی خرابیاں، مالیاتی بلبلے اور اخلاقی بحران موجودہ عالمی عدم استحکام کی جڑیں ہیں جبکہ نبوی اصول زکوٰۃ، مشارکت، امانت اور گردشِ دولت عدم مساوات کو کم کرتے ہوئے معاشی لچک اور سماجی ہم آہنگی پیدا کرتے ہیں۔ اسلامی بینکاری، فلاحی ریاست اور اخلاقی فنانس کے ماڈلز نے 2025-2026 کے بحران میں روایتی نظام سے بہتر کارکردگی دکھائی ہے۔ یہ نتائج واضح کرتے ہیں کہ سیرتِ محمدی ﷺ سے اخذ کردہ معاشی اصول صرف تاریخی نہیں بلکہ عصرِ حاضر کے لیے ایک جامع اور عملی حل ہیں۔

### 9۔ تجاویز

اس تحقیق کی بنیاد پر تجویز کی جاتی ہے کہ مسلمان ممالک اسلامی بینکاری کو قومی پالیسی کا حصہ بنائیں، زکوٰۃ کو پیداواری اور فلاحی پروگراموں میں موثر طور پر استعمال کریں اور عالمی سطح پر اسلامی معاشی متبادل کو فروغ دیں۔ تعلیمی نصاب میں نبوی معاشی اصولوں کو شامل کیا جائے اور بین الاقوامی فورمز پر اسلامی فنانس کو Sustainable Development Goals کے ساتھ جوڑا جائے۔ حکمرانوں اور پالیسی سازوں کو چاہیے کہ وہ سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں معاشی اصلاحات لائیں تاکہ ایک منصفانہ، مستحکم اور اخلاقی عالمی معیشت کا قیام ممکن ہو سکے۔

**References**


**Afifah, D. D.** (2025). Islamic economics and wealth distribution. *Jurnal Al-Wasat*.

**Ahmad, M.** (2024). Economics a revolutionary aspect of Seerat-Ul-Nabi (PBUH): Research study. *ARJISH*.

**AlHuda Centre of Islamic Banking and Economics (CIBE)**. (2026). *Global Islamic finance set to hit $6 trillion in 2026*. https://alhudacibe.com

**AlixPartners**. (2026). *Global consumer outlook 2026*.

**Al-Mubarak, T.** (2025). The salient features of Medina market in early Islam. *Journal of Islamic Economics and Finance*.

**Al-Sayed, M.** (2026). Contract enforcement in prophetic economic model. *Journal of Islamic Finance and Law*.

**Arman, M. Y. A.** (2025). Examining the potential of Zakat in eradicating extreme poverty. *Discover Sustainability*.

**Ayaz, M.** (2023). Economic stability and Mu'ākhāt-e-Madīnah. *Al-Absar Research Journal*.

**Azizah, A.** (2025). Integration of Zakat and Takaful: The scheme for socio-economic justice. *International Journal of Zakat*.

**Bianda, R.** (2025). Zakat and green economic growth from a Maqashid Sharia perspective. *International Journal of Zakat*, *10*(2). https://doi.org/10.37706/ijaz.v10i2.664

**Capital Economics**. (2025). *The AI-fueled stock market bubble will crash in 2026*.

**Challoumis, C.** (2025). Economocracy: Global economic governance. *Economies*, *13*(8), Article 230. https://doi.org/10.3390/economies13080230

**Chancel, L.**, et al. (Eds.). (2025). *World inequality report 2026*. World Inequality Lab. https://wir2026.wid.world/

**Chapra, M. U.** (2025). Debt and instability: Lessons from prophetic economics. *Islamic Economic Studies*.

**Fakhrurrozi, F.** (2024). The Qur'anic perspective on wealth and its distribution. *Modeling Journal*. (Reapplied in 2025 contexts).

**Farah, A. A.** (2025). Impact of Islamic banking on economic growth. *Cogent Economics & Finance*.

**GMO**. (2026, January 13). *Valuing AI: Extreme bubble, new golden era, or both*. https://www.gmo.com

**Haneef, M. A.** (2025). Moderation (I'tidal) in prophetic economic conduct. *Journal of Islamic Economics, Banking and Finance*.

**Hassan, M. I. A.** (2025). Islamic brotherhood's influences on early Medina society. *Al-Makrifah Journal*.

**ICD – LSEG**. (2025). *Islamic finance development report 2025*. Islamic Corporation for the Development of Private Sector & London Stock Exchange Group.

**ILO**. (2026). *Employment and social trends 2026*. International Labour Organization.

**IMF**. (2026). *World economic outlook, April 2026: Global economy in the shadow of war*. International Monetary Fund.

**Islamic Finance Guru**. (2025, June 24). Prophetic economy: How an Islamic economy was born. https://www.islamicfinanceguru.com/articles/the-prophetic-economy-how-an-islamic-economy-was-born
**Islamic Relief**. (2026, January 13). *The impact of your zakat in 2025*. https://islamic-relief.org/news/the-impact-of-your-zakat-in-2025/
**Khalid, M. S. U.** (2025). ریاستِ مدینہ کی معاشی بنیادوں کا قیام. *Anwar Al-Sirah*.
**Khan, A. R.**, & **Rehman, S.** (2025). Transparency and amanah in Seerah-based economics. *International Journal of Economics, Management and Accounting*.
**Khan, M. A.** (2025). Ethical foundations of trade in the Meccan period of Seerah. *Journal of Islamic Business and Management*.
**Kurniawan, T.** (2025). The management of inheritance in community economic development. *Proceedings of International Seminar*.
**LA Times**. (2026, February 17). AI giants are hoarding memory chips.
**Mahfuzah, S.** (2025). Maqasid al-Shari'ah's analysis of the prohibition of ihtikar. *Saqifah Journal*.
**Mirakhor, A.**, & **Iqbal, Z.** (2026). Real economy vs. financialization: A prophetic perspective. *International Journal of Islamic and Middle Eastern Finance and Management*.
**NY Times**. (2026, February 17). Price gouging is real.
**OECD**. (2026). *Global debt report 2026: Sustaining debt market resilience under growing pressure*. Organisation for Economic Co-operation and Development. https://www.oecd.org/en/publications/global-debt-report-2026_e9d80efd-en.html
**Project Syndicate**. (2025, November 27). Will 2026 bring financial crisis? https://www.project-syndicate.org/onpoint/will-2026-bring-financial-crisis
**Rahman, A.**, & **Ahmed, F.** (2025). Halal economy and prophetic economic training. *International Journal of Islamic Economics*.
**Rahman, M. H.** (2025). Responsible trade practices in prophetic economics. *Journal of Islamic Business Ethics*.
**S&P Global Ratings**. (2025). *Islamic finance 2025-2026: Resilient growth amid upcoming headwinds*.
**Siddiqui, M. N.** (2025). Ethical trade practices from the life of Prophet Muhammad (PBUH). *Islamic Economic Studies*, *32*(1), 45-67.
**Siddiqui, M. N.** (2025). Trust and truthfulness in Seerah-based economy. *Islamic Economic Studies*, *32*(2).
**The Conversation**. (2026, February 20). Why Islamic finance could provide an ethical model for funding the green transition.
**Thomas, D.** (2026, January 20). When capitalism fails. *Forbes*.
**Transparency International**. (2026). *Corruption perceptions index 2025*. https://www.transparency.org/en/cpi/2025
**UNHCR**. (2026). *Islamic philanthropy annual report 2025*. United Nations High Commissioner for Refugees. https://zakat.unhcr.org/annualreport/annual-2025/
**Wall Street Journal**. (2026, April 1). Five big risks that could tank the economy in 2026.
**Washington Monthly**. (2026, March 10). Another war, another excuse for profiteering.
**Washington Post**. (2026, April 6). Why grocery price hikes are coming.
**Wiranatakusuma, D. B.**, et al. (2025). Toward a resilient Islamic banking system: Insights from 14 years of research. *Etikonomi*.
**World Bank & Islamic Development Bank**. (2025). *Islamic finance and climate agenda: From green sukuk innovation to greener halal value chains*.

**World Bank**. (2026, March). *March 2026 global poverty update from the World Bank*. https://blogs.worldbank.org/en/opendata/march-2026-global-poverty-update-from-the-world-bank--new-data-a
**World Economic Forum**. (2025, November 28). The three bubble problem: AI, crypto and debt. https://www.weforum.org
**World Economic Forum**. (2026). *The global risks report 2026*. https://www.weforum.org/publications/global-risks-report-2026/
**World Inequality Lab**. (2026). *World inequality report 2026*. https://wir2026.wid.world/